REGD No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل لاہور

خطبہ نمبر ۲۳

یوم یکشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ،،
سہ ماہی ۶ ،،
ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۱ ار

۱۱ شوال ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۷ ظہور ۱۳۲۸ ہش	۷ اگست ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۸۰

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۲ اگست ۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دریافت کرنے پر فرمایا۔ بخار ہے۔ اور طبیعت خراب ہے احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ باقی خاندان نبوت میں خیریت ہے۔ الحمد للہ۔

کوئٹہ ۳ اگست۔ حضور نے طبیعت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔ پاؤں میں درد ہے۔ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب دعا فرماویں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور باقی افراد خاندان نبوت خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جموں و کشمیر کے مہاجرین کے لئے گندم فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیجئے

مسلمانان مغربی پنجاب سے ہز ایکسیلینسی سردار عبد الرب نشتر کی اپیل

جموں و کشمیر کے بے سہارا مہاجرین کی امداد کے لئے پاکستان کے وزیر امور کشمیر نے جو گندم فنڈ کھولا ہے۔ اس کے متعلق ہز ایکسیلینسی سردار عبد الرب نشتر گورنر مغربی پنجاب نے مندرجہ ذیل اپیل مسلمانان مغربی پنجاب سے کی ہے ــــ آنریبل وزیر امور کشمیر پاکستان نے جموں و کشمیر کے مہاجرین کے لئے گندم فنڈ کھولا ہے۔ جس میں انہوں نے مخیرانہ امداد دینے کی اپیل کی ہے ریاست جموں و کشمیر کے قریب میں واقع ہونے اور پاکستان میں اہمیت رکھنے کے سبب اس صوبہ کا جدوجہد کشمیر میں نہایت اہم حصہ لینا ودیعت ہو چکا ہے۔ یہاں کے لوگ اپنے فرائض کی بجا آوری میں کبھی پیچھے نہیں رہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ ایک بار پھر اپنے ملک و ملت اور جموں و کشمیر کے مسلمان بھائیوں کے سلسلہ میں اپنے فرائض کی ادائیگی میں کامل وسیع القلبی اور پورے احساس کا ثبوت دیں گے۔ خدا کے فضل و کرم سے اب کے سال ہماری گندم کی فصل بہت وافر ہوئی ہے۔ اور اگر ہم اپنے ان بھائیوں کے لئے جو مصیبت کی زندگی گذار رہے ہیں۔ اور اس صوبہ میں اپنے گھروں سے بے گھر ہو کر اقامت گزیں ہیں۔ اپنے زائد غلہ سے تھوڑا سا حصہ وقف کر دیں۔ تو اس سے کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں ہو گی۔ میں ان لوگوں سے جو گندم کے ذخیرہ فراہم کرنے میں امداد دے سکتے ہیں۔ اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

میں یہ جلی طور پر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ گندم فنڈ میں امداد محض رضاکارانہ ہونی چاہیئے۔ اس میں کسی قسم کا جبر نہ ہونے پائے۔ ڈپٹی کمشنروں کو منظور شدہ سرکاری محفوظ مراکز میں عطیات حاصل کرنے کے لئے کافی انتظامات کرنے کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ ایسے مراکز کے افسران انچارج عطیات کی باقاعدہ رسیدیں دیں گے۔ اور ڈپٹی کمشنروں کی طرف سے زیادہ تعداد میں عطیات دینے والے اشخاص کی فہرستوں کے ہمراہ مجموعی حسابات میرے پاس وقتاً فوقتاً پہنچتے رہیں گے۔

کوڑھ کے انسداد پر اخراجات

لندن ۶ اگست پاکستان ہندوستان اور برما میں کوڑھ کے انسداد پر برطانوی مشن نے ۱۹۴۸ء کے دوران میں ۱۴۲۹۳ پونڈ صرف کئے۔ اس مشن کا ہیڈ کوارٹر لندن میں ہے۔ اور مشن ۳۰ مختلف ممالک میں ایک سو سے زائد مقامات پر کام کر رہا ہے۔

مشن اپنے ہسپتالوں میں ۷۰۰۰ کوڑھیوں کی نگہداشت کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ سینکڑوں بچے ایسے بھی ہیں جن کی ماں باپ کوڑھی ہیں۔ یا باپ۔ جن ہسپتالوں کی یہ مشن امداد کر رہا ہے۔ ان میں تقریباً ۱۷۰۰۰ کوڑھیوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔ اور ۵۰۰ صحت مند بچوں کی نگہداشت کی جا رہی ہے۔ (اسٹار)

صوبائی لیگ کونسل کا اجلاس

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۶ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دس ماہ رواں کی شام کو مغربی پنجاب کی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوگا۔ اور اس سے اگلے دن صوبائی جنرل کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں مجلس عاملہ کے مستعفی ارکان کی جگہ نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آئیگا۔ اسی شام مسلم لیگ کی طرف سے پاک پنجاب کے پہلے پاکستانی گورنر ہز ایکسیلینسی سردار عبد الرب نشتر کے اعزاز میں ایک دعوت چائے دی جائیگی۔ جس میں متعدد اکابر ملت مدعو ہوں گے۔ (ر)

کپڑے کے تاجروں کو انتباہ

حیدر آباد (سندھ) ۶ اگست حکومت سندھ نے بلا لائسنس کپڑے کی تجارت کرنے والے تاجروں کو سخت انتباہ کیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ تاجر حضرات کی اس قسم سے صوبائی حکومت کو صرف حیدر آباد میں ہر سال ۳ ہزار روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ واضح رہے۔ کہ گزشتہ سال کپڑے کے تاجروں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ اور تاجروں کو شکایت ہے۔ کہ وہ فراخ دلی سے لائسنس نہیں دے رہی۔

بلوچستان میں عام انتخابات کی تیاریاں

کراچی ۶ اگست۔ سٹار نیوز ایجنسی کے وقائع نگار خصوصی کا کہنا ہے۔ کہ پاکستان اسٹیٹ منسٹری کے تازہ ترین احکام کے مطابق بلوچستان میں عام انتخابات ہوں گے۔ اس سلسلے میں کل پاکستان مسلم لیگ کے جائنٹ سیکرٹری میر نبی بخش خان ×

بددیانتی کی بیخکنی کیلئے صوبائی لیگ گورنر سے کامل تعاون کرے گی

صوبائی لیگ کے صدر میاں عبد الباری کی پریس کانفرنس

(سٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۶ اگست صوبائی مسلم لیگ مغربی پنجاب کے صدر میاں عبد الباری نے آج ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پاک پنجاب کے ہر بہی خواہ کا فرض اولین ہے۔ کہ وہ اپنے دل و دماغ کو ذاتی کدورت اور منافقت سے صاف کرکے صوبے کے نظم و نسق میں پاکستانی گورنر سے پوری طرح تعاون کرے۔ تاکہ وہ اس صوبے کو قعر ذلت سے نکال کر بام عروج تک پہنچا سکیں۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ نئے گورنر نہایت مضبوط ہاتھوں سے صوبہ کی زمام حکومت سنبھالیں گے اور بددیانتی کی بیخ کنی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ نیز مسلم لیگ کی طرف سے آپ نے یقین دلایا۔ کہ صوبائی لیگ اس نیک مقصد میں ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گی۔ تاکہ عوام کی حالت کو بہتر بنایا جائے۔

گورنر کے مشیر مقرر کرنے کے سلسلے میں آپ نے فرمایا۔ جہاں تک ان مشیروں کی ضرورت کا تعلق ہے۔ یہ بات واضح ہے۔ کہ دفعہ ۹۲ کے نفاذ کے دوران میں یہ مشیر عوام اور حکومت کے درمیان رابطہ قائم کرنے میں بہت ممد ثابت ہوں گے اور بالخصوص ان کے ساتھ ایک پاکستانی گورنر کا ہمدردانہ تعاون سونے پر سہاگے کا کام دیگا۔ آپ نے فرمایا مشیروں کے تقرر کے سلسلے میں میں ماہ رواں کے تیسرے ہفتے میں کراچی جاؤں گا۔

تقریر کے اخیر میں آپ نے عوام کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا۔ کہ اگر ہماری یہ آرزو ہے۔ کہ ہم اپنے وطن کو ایک جمہوری مملکت بنائیں۔ تو ہمیں اپنی اصلاح خود کرنی ہوگی ہماری گذشتہ ناکامی جس کی آئینہ دار صوبائی اسمبلی کا خاتمہ ہے ہمارے لئے مایوسی کا باعث نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ایمان والے اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوا کرتے۔ مایوسی تباہی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے تمام اختلافات پس پشت ڈال کر اس امر کا عزم بالجزم کر لینا چاہیئے۔ کہ مسلم لیگ کو مضبوط و مستحکم بنانے کے لئے ہم کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ اور کسی قسم کی قربانی سے احتراز نہیں کریں گے

×کے انتخابات کے مطابق انتخابات کے لئے معقول ... بنانے کی غرض سے ۱۳ اگست کو بلوچستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس کوئٹے میں منعقد ہوگا۔ آپ نے کہا۔ بلوچستان قبائلی فیڈریشن اپنے مطمع نظر میں ناکامیاب ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس کے متعدد ارکان لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے لیٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور
۷ اگست ۱۹۴۹ء

آخر ہمیں کیا کرنا......

ہمارے ملک کی سب سے خطرناک بیماری یہ ہے کہ عوام تو عوام خواص کو بھی اپنی فرض شناسی کا کما حقہ احساس نہیں۔ یہ سچ ہے کہ ایک ہی لاٹھی سے سب کو ہانکنا بھی درست نہیں ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ ہماری عظیم اور سربرآوردہ شخصیتیں خواہ ان کو حکومت کے کسی عہدے پر سرفراز ہونے کا موقعہ ہے یا نہیں اکثر اس مرض میں مبتلا ہیں۔ گذشتہ دو سال میں جو بدعنوانیاں یہاں ظہور پذیر ہوئی ہیں ان کی ذمہ وار کسی خاص شخصیت یا کسی خاص گروہ پر بالتخصیص عائد نہیں ہوتی۔ بلکہ جیسا کہ کہتے ہیں یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ حرص و آز نے جو کرشمے یہاں دکھائے ہیں۔ ان کے لئے بعض کو قابل الزام ٹھہرانا اور بعض کو بری الذمہ قرار دینا اتنا مشکل ہے۔ کہ جس طرح گھاس کے ایک انبار میں سے کھوئی ہوئی سوئی کو تلاش کرنا۔ یہ درست ہے کہ جن کے ہاتھ میں اختیار تھا۔ انہوں نے اپنے فرض کی ادائیگی میں سخت کوتاہیاں کیں۔ ان کوتاہیوں کی وجہ سے جو ملکی اور قومی نقصان ہوا۔ وہ ناقابل تلافی ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ من جرب المجرب حلت بہ الندامہ لیکن اگر یہ مشکل یہیں ختم ہو جاتی۔ تو رونا ہی کیا تھا۔ مشکل تو یہ ہے کہ اس بگڑے ہوئے آوے میں سے صحیح پختہ اینٹوں کو کیسے تلاش کیا جائے۔ کہ جو نئی عمارت میں لگائی جائیں۔ تاکہ اب جو ڈھانچہ تیار ہو۔ وہ نقشہ کے عین مطابق نہ سہی کچھ تو اس سے ملتا جلتا ہو؟

یہ ایک بڑا مشکل سوال ہے۔ جو اس وقت ملک کے بہی خواہوں کے سامنے درپیش ہے۔ اس کو حل کرنا ہے اور جلد حل کرنا ہے۔ نئے انتخابات سر پر آ رہے ہیں۔ وقت تھوڑا ہے۔ اس تھوڑے سے وقت میں قوم کو فیصلہ کرنا ہے۔ کہ صحیح اور صالح قیادت منتخب ہو۔ مشتبہ لوگ آگے نہ آ سکیں۔ اس مقصد کو سامنے رکھ کر جب ہم نظر دوڑاتے ہیں تو سوائے مایوسی کے کچھ نظر نہیں آتا۔ بہت سے کام کرنے والے جن کو قوم نے اعتبار کرکے آگے کیا تھا۔ یا جو از خود آگے آ گئے تھے۔ اکثر ان میں سے فیل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے فرض کی ادائیگی میں سخت ٹھوکریں کھائی ہیں۔ قوم کو ان پر اعتبار نہیں رہا۔ اگر وہ توبۃ النصوح بھی کر لیں۔ تو پھر بھی قوم اب ان پر اپنا اعتقاد از سر نو قائم کرنے سے اپنے آپ کو قاصر پاتی ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ کہ اگر بات یہیں تک رہتی تو کچھ بھی مشکل نہ تھی۔ ان کی جگہ دوسرے لوگ آگے لائے جا سکتے تھے۔ مشکل تو یہ ہے کہ وہ دوسرے لوگ کہاں سے آئیں؟

یہ مشکل اس لئے بھی پہاڑ بن گئی ہے کہ کھرے کھوٹے کو پہچاننے کے جو معیار ہیں وہ از خود مشتبہ ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہاں ابھی کوئی معیاری ذرائع ایسے پیدا ہی نہیں ہوئے۔ دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں رائے عامہ بہترین معیار ہوتی ہے۔ یہاں کوئی رائے عامہ موجود ہی نہیں ہے۔ رائے عامہ سے ہمارا مطلب وہ رائے عامہ ہے۔ جو کسی اصول پر مبنی ہو یہاں اگر رائے عامہ کا نام بدنام کرنے والی کوئی چیز موجود بھی ہے۔ تو وہ ایسی بنیادوں پر کھڑی ہے۔ کہ جو نہایت کھوکھلی ہیں۔ جو دراصل اس بیماری کے جراثیم کا منبع ہیں۔ جو قوم کو کھا رہی ہے۔ پھر اس رائے عامہ کے اظہار کے جو ذرائع ہیں۔ وہ بھی نہایت مشتبہ ہیں مختلف لیڈروں کی تقریریں ہیں۔ جو ایک دوسرے پر الزام تراشی پر مبنی ہیں۔ اخبارات کے مقالے ہیں جن پر کوئی یقین نہیں کرتا۔ احتیاط کے جتنے پردے بھی ڈالے جاتے ہیں۔ وہ بھی جالی کے پردے ہی ثابت ہو رہے ہیں۔ اور ان پردوں کے پیچھے جو کچھ بھی ہے صاف صاف نظر آتا ہے۔

اس سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ ملک میں صالح عنصر موجود ہی نہیں ہے موجود ہے اگر ایسا نہ ہو تو یہ ملک ایک دن بھی زندہ نہ رہتا۔ جسم کا ایک بہت بڑا حصہ تندرست ہے۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ اس تندرست حصہ کا کوئی نوٹس ہی نہیں لیتا۔ خاموش کام کرنے والوں، شرمیلے محب الوطنوں کی اس ہنگامہ آرا دنیا میں کوئی مانگ نہیں ہے۔ پھر پھر کر وہی لوگ ہیں جو باہم رسہ کشی کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کا حال یہ ہے۔ کہ

ادھر ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے

اگر ان کی تقریریں سنیں بیان پڑھیں تو آپ سر دھننے لگ جائیں گے۔ لیکن جب ان کے اعمال دیکھیں تو توبہ توبہ پکار اٹھیں۔ اس وقت خاص کر وہ لوگ سخت بے چین ہیں۔ جن کو حصہ بٹانے کا پہلے موقعہ نہیں ملا۔ یا اگر ملا ہے تو دل کی تسلی کے لئے کافی نہیں۔ وہ بازی پر بازی لگائے چلے جاتے ہیں۔ اس امید پر کہ کوئی نہ کوئی داؤ تو ان کے نام بھی نکلے گا۔ اگر نکل آیا تو اپنے بھی وارے نیارے ہو جائیں گے ورنہ دوسرے تو تختہ سے تختہ پر ضرور آ رہیں گے یہ بھی کوئی کم کامیابی نہیں۔ شور مچائے جاؤ واویلا کئے جاؤ۔ خود غرضی کا نشہ اتنا چڑھا ہوا ہے۔ کہ یہ ہوش ہی نہیں کہ ملک کو کیا نقصان پہنچ رہا ہے۔ ملک جائے جہنم میں۔ اس وقت سر دھڑ کی بازی لگی ہے۔ جی ہے تو جہان ہے۔

ملک میں نیا گورنر آ گیا ہے وہ انگریز نہیں پاکستانی ہے۔ سب کو اچھی طرح جانتا ہے۔ سب کو پہچانتا ہے۔ لیکن ہمارے ناصح لیڈر اور اخبارات ان کو پند و نصائح پیش کر رہے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان پند و نصائح پر حافظ شیرازی کا مشہور مصرعہ چسپاں ہوتا ہے۔ کہ

ایں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولیٰ

گورنر کو پند و نصائح پیش کرنے کا تو محض بہانہ ہے۔ اپنی راگنی گانے کا اس سے سہانا وقت اور کونسا ہو سکتا ہے وہی پھپھولے ہیں جو جلتے چلے آ رہے ہیں۔ مگر اب برس کے برس ان کو ذرا اور چمکا کر جلانا چاہیئے۔ نمونے کے لئے یہاں ہم ایک بیان درج کرتے ہیں۔ جو ایک اخبار میں چند روز ہوئے شائع ہوا ہے۔

"میں نے آج تک مغربی پنجاب کے نئے گورنر کے تقرر پر اس لئے کوئی رائے ظاہر نہ کی کہ میرا خیال تھا کہ ذاتی خوبیاں کیسے ہی بلند پایہ کی کیوں نہ ہوں۔ صوبہ کی موجودہ الجھنیں دور کرنے کے لئے کافی نہیں مغربی پنجاب کی الجھنیں آج یہ نہیں کہ یہاں کا آئین بحال کر دیا جائے۔ جدید جمہوریت بغیر صحت مند عوامی پارٹیوں کے نہیں چل سکتی۔ ہمارے صوبہ کی سب سے بڑی الجھن اور بدقسمتی یہ ہے کہ یہاں کی بہترین عوامی جماعت پر سوسائٹی کے پست ترین اخلاقی عناصر نے قبضہ مخالفانہ جما لیا ہے۔ ممدوٹ دولتانہ وزارت کا بدترین جرم یہ تھا کہ انہوں نے وزارتی رسوخ سے ناجائز کام لے کر مسلم لیگ کو چوروں کی خانہ ساز منڈلی بنا دیا۔ جو نہ جماعت کے آئین کی پابند ہے۔ نہ شرافت کے کسی اصول کو تسلیم کرتی ہے۔

میں اب یہ بیان سردار عبدالرب نشتر کے اس وعدہ کا خیر مقدم کرنے کے لئے جاری کر رہا ہوں۔ کہ وہ عوام سے براہ راست رابطہ پیدا کریں گے۔ اس وعدہ کے معنے یہ ہیں کہ ہمارا نیا گورنر صرف لمبے چوڑے دعاوی اور بلند بانگ القاب کے فریب میں نہ آئیگا اگر سردار صاحب اپنے وعدے پر قائم رہے تو ہر مخلص پنجابی ان کی کامیابی کے لئے دعا کرے گا۔ اور ہدیہ تعاون ان کی خدمت میں پیش کرے گا۔ سردار صاحب کی اپنی پرکشش اور بلند شخصیت انہیں دفعہ ۹۲ الف کے گورنر کے فرائض سرانجام دینے میں بڑی مدد دیگی۔

میں اس موقعہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس بیان کو اس اپیل پر ختم کرتا ہوں کہ سردار عبدالرب نشتر عوام سے براہ راست رابطہ کی ابتدا عوام پر اعتماد کے اظہار سے کریں۔ بدنام پبلک سیفٹی ایکٹ فی الفور منسوخ کیا جائے۔ جب شہری آزادی بحال ہو گئی۔ تو جمہوریت کو از سر نو زندہ ہونے میں دیر نہ لگے گی۔"

اس بیان کو پڑھئے ملک و قوم کی ہمدردی سے مملو ہے۔ لفظ لفظ دل سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اب اس بیان کے مصنف کے متعلق ایک رائے بھی ملاحظہ فرمایئے۔ جو اسی اخبار کے اسی پرچہ میں شائع ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"عید اور جمعہ کے دن مولانا عبدالستار نے .... میں تقریر کی۔ جو لوگ ان کی طبیعت سے واقف تھے۔ وہ شکل دیکھتے ہی چلے گئے۔ چند اشخاص جلسہ میں بیٹھے رہے۔

مولانا نے حضرت عمر کی مثال دی کہ ان کو ڈیڑھ چھٹانک شہد کی ضرورت تھی تو بیت المال سے نکالنے کے لئے قوم کا مشورہ لیا ایک شخص نے ان پر یہ سوال کیا کہ آپ نے لیگ فنڈ سے جو دس ہزار روپیہ لیا۔ اور لوگوں نے بھی الیکشن کے دوران میں لیگ فنڈ کے لئے آپ کو رقوم دیں۔ اور ان شہر کے لوگوں نے میاں افتخار الدین صاحب کے سامنے آپ پر اس رقم کے متعلق الزام لگائے۔ اور آپ وہاں گنگ ہو گئے۔ چہرہ پیلا پڑ گیا اور زبان لڑکھڑانا شروع ہو گئی۔ تو صاحب موصوف کے مونہہ میں جھاگ آ گئی۔ کیا اس جھاگ کو دور کرنے کے لئے لاہور کے کسی ہسپتال سے کوئی دوائی مل سکتی ہے۔

(ایک خیر اندیش)"

خطبہ جمعہ
خطبہ نمبر ۲۳

قبض و بسط ــــــ انسان کی دو طبعی حالتیں

بے ایمانی بھی قبض کی حالت کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس لئے مومن کو ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۵ر فروری ۱۹۴۹ء بمقام مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسانی اعمال

ہمیشہ ہی گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔ اور قبض و بسط انسان کا ایک خاصہ ہے۔ یہی سلسلہ انسان کے لئے کبھی روحانی ترقیات کا موجب بن جاتا ہے اور کبھی روحانی تباہی کا موجب بن جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ ایک صحابی رضؓ حاضر ہوئے وہ رو پڑے اور کہا یا رسول اللہ میں تو منافق ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تم تو مومن ہو۔ تم اپنے آپ کو منافق کیوں سمجھتے ہو۔ اس صحابی رضؓ نے کہا یا رسول اللہ میں جب تک آپ کی مجلس میں بیٹھا رہتا ہوں۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے دوزخ اور جنت میرے سامنے آگئے ہیں۔ اور خشیت کا زور ہوتا ہے۔ لیکن جب میں اپنے گھر جاتا ہوں وہ حالت قائم نہیں رہتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میں مومن نہیں بلکہ منافق ہوں۔ کیونکہ جب میں آپ کی مجلس میں بیٹھتا ہوں تو میری ویسی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اور جنت و دوزخ مجھے اپنی سامنے نظر آتے ہیں۔ لیکن مجلس سے علیحدہ ہونے پر یہ حالت نہیں رہتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا یہی تو خالص ایمان ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اگر انسان ایک حالت پر رہے تو وہ مر نہ جائے۔ غرض

قبض و بسط

دونوں حالتیں انسان پر آتی رہتی ہیں۔ اگر انسان کی ہر وقت ایک ہی قسم کی حالت رہے تو اس کی روح مر جائے۔ اگر وہ جسمانی طور پر نہیں تو دماغی طور پر یقیناً مر جائے گا۔ اور وہ پاگل ہو جائے گا۔ مجنونوں اور عقلمندوں میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ مجنون پر ایک ہی حالت ہمیشہ طاری رہتی ہے۔ اور عقلمند پر اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔ مجنون ایک ہی قسم کے خیالات میں مبتلا رہتا ہے لیکن عقلمند شخص کے خیالات ایک ہی قسم کے نہیں رہتے۔ غرض قبض و بسط کی حالتیں ہر انسان کے ساتھ لازم کر دی گئی ہیں۔ کبھی اس کے اندر خوشی کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ دین کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ حساب کرنے بیٹھ جاتا ہے۔ کہ میں کتنی قربانی کر سکتا ہوں یہ حساب کرنے والی حالت قبض کی حالت ہوتی ہے۔ اور جب کوئی شخص سب کچھ دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اس میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ وہ بسط کی حالت ہوتی ہے۔ مگر نہ وہ بسط کی حالت قطعی طور پر اعلےٰ درجہ کا ایمان کہلاتی ہے اور نہ قبض کی حالت قطعی طور پر کمیٔ ایمان کہلا سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بسط کی وہ حالت مصنوعی زیادتیٔ ایمان کا نتیجہ ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قبض کی حالت کمزوریٔ ایمان کا نتیجہ نہ ہو۔ بلکہ طبعی آثار کا نتیجہ ہو۔ جو خدا تعالےٰ نے روحانی ترقی کے راستہ میں پیدا کئے ہیں۔

دنیا میں کوئی چیز ایسی نظر نہیں آتی۔ جو ہمیشہ سیدھی ہی چلی جاتی ہو۔ تمام قوانین قدرت

لہروں میں چلتے ہیں

جس طرح لہر کبھی اٹھتی ہے اور کبھی گرتی ہے۔ اسی طرح دنیا کی ہر چیز جو اللہ تعالےٰ نے پیدا کی ہے وہ لہروں میں چلتی ہے۔ انسانی صحت کی بھی یہی حالت ہے۔ انسان کے جسم کی بناوٹ بھی یہی رنگ رکھتی ہے۔ اور جذبات کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ ایک وقت وہ بغیر کسی وجہ کے خوشی اور امنگ محسوس کرتا ہے۔ اور دوسرے وقت وہ بغیر کسی حادثہ کے اپنے آپ کو گرا ہوا۔ اور افسردہ محسوس کرتا ہے۔ کسی وقت وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ میلوں میل چل سکتا ہے۔ اور ہر قسم کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ مگر دوسرے وقت میں وہ یوں محسوس کرتا ہے۔ کہ چارپائی سے بھی نہیں اٹھ سکتا غرض کیا بلحاظ دماغ کے اور کیا بلحاظ جسم کے انسان کے اندر لہریں اٹھتی رہتی ہیں۔ اور یہی چیز قانونِ قدرت میں پائی جاتی ہے۔ پہاڑوں کے اندر بھی یہی لہر چل رہی ہے۔ ستاروں کو دیکھو تو وہ بھی ایک لہر کی سی حرکت میں مبتلا ہیں۔ تمام روشنیاں جو زمین پر گرتی ہیں اسی طرح تمام ہوائیں اور آوازیں سب لہروں میں چلتی ہیں۔ غرض خدا تعالےٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ اس کا ہر کام لہر میں چلتا ہے

ھو القابض والباسط ایک لہر چلتی ہے۔

کبھی وہ لہر اونچی چلی جاتی ہے اور کبھی نیچے چلی جاتی ہے۔ اس کے تمام افعال اسی طرح ہیں۔ اور یہی چیز انسان کے اندر بھی پائی جاتی ہے۔ انسان خود بھی کبھی افسردہ ہوتا ہے۔ اور کبھی خوش ہوتا ہے۔ کبھی وہ حساب کرنے بیٹھ جاتا ہے کہ آیا میں چندہ دوں یا نہ دوں۔ کبھی وہ نماز کے لئے مسجد میں جاتا ہے تو اس کا دل چاہتا ہے۔ کہ وہ کبھی سلام ہی نہ پھیرے کوئی آدمی اس کے پاس اگر کسی کام کے لئے آتا ہے۔ تو وہ غصہ سے جل جاتا ہے۔ مگر دوسرے وقت میں وہ اٹھتا ہی اور خیال کرتا ہے کہ چونکہ یہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے اس لئے اسے کر ہی لیں۔ وہ وقت جب وہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں نماز پڑھتا ہی چلا جاؤں۔ اور سلام نہ پھیروں وہ بسط کی حالت ہوتی ہے اور جب وہ خیال کرتا ہے۔ کہ چونکہ یہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ اس لئے اسے پورا کر لوں۔ قبض کی حالت ہوتی ہے ایک وقت ایسا ہوتا ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ آیا اسے ہر رکعت میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین تین دفعہ دہرایا ہے یا نہیں کیونکہ یہ فقرے کم از کم تین دفعہ دہرانے چاہئیں یہ قبض کی حالت ہوتی ہے لیکن کبھی وہ کہتا ہے کہ تین دفعہ گن کر کیا پڑھنا ہے۔ تین کی بجائے تیس دفعہ یا تین سو دفعہ دہرا لیا جائے تو کیا حرج ہے۔ یہ بسط کی حالت ہوتی ہے۔ غرض انسان کا ہر کام اور اس کا ہر عمل قبض اور بسط سے چلتا ہے۔ لیکن اسکے نتیجہ میں دو قسم کے سامان اس کی ٹھوکر کے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب انسان کو قبض و بسط دونوں حالتوں کا علم ہو جاتا ہے۔ تو بے ایمانی کی حالت بھی چونکہ قبض کی حالت کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس لئے بعض دفعہ وہ اس حالت کو اپنے اعمال کا ایک طبعی نتیجہ سمجھ لیتا ہے۔ اور خیال کر لیتا ہے کہ یہ طبعی اتار چڑھاؤ کی وجہ سے ہو۔ مثلاً کبھی انسان کے اندر ہنسنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ خواہش پیدا نہیں ہوتی۔ کبھی اس کے اندر باتیں کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ خواہش پیدا نہیں ہوتی۔ لوگ جانتے ہیں کہ فلاں شخص بہت باتیں کرنے والا ہے۔ لیکن بعض دفعہ اسکے پاس اگر کوئی شخص بات کرے۔ تو وہ بُرا مناتا ہے۔ اور کہتا ہے جانے بھی دو میری طبیعت اس وقت خراب ہے۔ یہ حالت جہاں طبعی ہوتی ہے۔ وہاں کبھی بیماری کی وجہ سے بھی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ جس طرح نہ ہنسنا طبعی چیز ہے۔ اسی طرح نہ ہنسنا بیماری کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ یا کبھی کوئی شخص غمگین ہو جاتا ہے یا تھوڑے سے صدمہ سے رو پڑتا ہے۔ یہ ایک طبعی چیز ہے۔ لیکن بعض دفعہ کسی بیماری کے نتیجہ میں بھی یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ غرض چونکہ

بے ایمانی کی حالت

قبض کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس لئے بعض دفعہ انسان یہ خیال کر لیتا ہے کہ یہ بے ایمانی نہیں جو ایک بیماری ہے۔ بلکہ یہ قبض کی حالت ہے۔ جو ایک طبعی چیز ہے۔ اور وہ اسے دور کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ اسے طبعی تقاضا سمجھ لیتا ہے۔ اور اس کے علاج کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور چونکہ

وہ اسے طبعی تقاضہ سمجھ کر ... کی کوشش نہیں کرتے ... اس سے وہ مرض مزمن ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جسم کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ مثلاً بخار ہے۔ اس کا اگر علاج ... تو سل اور دق کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ کھانسی ہے اس کا اگر جلد علاج نہ کیا جائے۔ تو یہ سل کی صورت اختیار کر لیتی ہے اسی قسم کی کئی اور خرابیاں ہیں۔ اگر کچھ مدت کے اندر ٹھیک ہو جائیں تو ہو جائیں۔ ورنہ وہ مستقل مرض کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اور ان کا علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی حالت روحانی امراض کی ہے۔ اگر وہ جلد دور نہ ہو جائیں۔ تو وہ ایک مستقل صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ جیسے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ کفار کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے۔ زنگ کا مفہوم یہی ہے۔ کہ ان کی روحانی امراض آسانی کے ساتھ دور نہیں ہو سکتیں۔ ایک تو طبعی حالت ہوتی ہے جیسے ربڑ ہے۔ اسے کھینچتے جاؤ۔ تو وہ کھنچتا چلا جاتا ہے۔ اور جب اسے ڈھیلا چھوڑ دو تو سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی لمبے استعمال کے بعد وہ لمبا ہی رہتا ہے۔ اور سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر نہیں آتا۔ یہ اس کی خرابی کی علامت ہوتی ہے۔ جیسے ربڑ انگریزی گاؤنوں میں استعمال ہوتا ہے اور آزار بند کی بجائے اس سے کام لیا جاتا ہے۔ مگر ہوتے ہوتے یہ ربڑ اتنا ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ سکڑتا نہیں۔ اور اس طرح وہ آزار بند کا کام نہیں دیتا۔ اور اسے بدلنا پڑتا ہے۔ اسی طرح جب انسان کی غیر طبعی حالت دیر تک چلی جائے تو وہ طبعی بن جاتی ہے۔ اور طبیعت پھر اپنی اصلی حالت پر واپس نہیں آ سکتی اور وہ غیر طبعی حالت ایک مزمن مرض کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ یوں تو ہر مرض کا علاج ہے۔ لیکن اگر وہ مرض لمبی ہو جائے۔ تو اس کا علاج عام امراض کی طرح نہیں ہوتا۔ مثلاً بخار ہے۔ اگر وہ چند دن کا ہو۔ تو لبا اوقات بغیر علاج کے ہی دور ہو جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ کونین کھائی جائے۔ آخر ہزاروں ہزار بلکہ لاکھوں لاکھ اور کروڑوں کروڑ آدمی ایسے تھے جنہیں کونین کے دریافت ہونے سے پہلے بخار ہوتا تھا وہ کونین نہیں کھاتے تھے۔ لیکن ان کا بخار اتر جاتا تھا۔ حاد امراض کی یہی خصوصیت ہے۔ کہ اگر ان کا علاج نہ بھی کیا جائے۔ تو وہ ٹھیک ہو جاتی ہیں لیکن اگر وہ امراض لمبی ہو جائیں۔ تو ان کا علاج نہ کیا جائے تو وہ مستقل ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ تو وہ علاج سے دور ہو جاتی ہیں۔ لیکن اکثر دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ علاج سے دور نہیں ہوتیں۔ یہی حال روحانی امراض کا ہے۔

روحانی امراض

میں سے بعض امراض حاد ہوتی ہیں۔ اور بعض مزمن ہوتی ہیں۔ ممکن ہے کہ انسان جس چیز کو قبض کی حالت سمجھ رہا ہو۔ وہ بیماری ہو۔ اگر وہ بیماری حاد ہے۔ تو جلد دور ہو جائے گی۔ لیکن اگر وہ لمبی چلی جائے۔ اور اس کا علاج نہ ہو۔ تو وہ شخص تو یہ سمجھتا رہے گا۔ کہ یہ قبض کا نتیجہ ہے۔ مگر نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ مرض مزمن بن جائے گی۔ اور آخر اسے تباہی کے گڑھے میں ڈال دے گی۔ پس مومن کو ان دونوں حالتوں یعنی قبض اور بسط کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ جب بھی قبض کی حالت محسوس ہو اسے چاہیئے کہ اس کا علاج کرے اور اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ قبض کی حالت طبعی نہیں۔ بلکہ بیماری ہے۔ تو اس کا علاج ہو جائے گا اور اگر وہ طبعی حالت ہے۔ تو علاج سے اس پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔ بہرحال بیماری چونکہ بعض دفعہ لمبی ہو کر مزمن صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور اس کا علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے حاد امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔ ورنہ یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ وہ بغیر علاج کے دور ہی نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً اگر ہم نزلہ کے موقعہ پر دوائی استعمال کرتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ نزلہ یوں اچھا نہیں ہوتا۔ نزلہ کے ننانوے میں سے ننانوے کیس آپ ہی آپ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ہم تو اس ڈر کے مارے علاج کرتے ہیں۔ کہ نزلہ مزمن صورت اختیار نہ کر لے۔ یا کھانسی ہے۔ ہم اس کا اس لئے علاج نہیں کرتے۔ کہ وہ بغیر علاج کے اچھا نہیں ہوگا۔ بلکہ اس لئے علاج کرتے ہیں۔ کہ کھانسی کہیں سل اور دق کی شکل اختیار نہ کر لے۔ کیونکہ بعض دفعہ کھانسی جب اس کا علاج نہ ہو۔ اور وہ لمبی چلی جائے۔ تو

سل اور دق کی صورت

اختیار کر لیتی ہے۔ اور اس کا علاج مشکل ہو جاتا ہے یا بخار چڑھتا ہے۔ اس کا علاج ہم اس لئے نہیں کرتے کہ وہ یوں اچھا نہیں ہوتا۔ لبا اوقات بخار آپ ہی آپ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ہم اس کا علاج اس لئے کرواتے ہیں کہ وہ کہیں مزمن صورت اختیار نہ کر لے اسی طرح ہمیں قبض کا علاج کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ طبعی نہ ہو۔ بلکہ وہ بیماری ہو۔ اور اگر اس کا علاج نہ کیا جائے۔ تو ممکن ہے۔ وہ مزمن رنگ اختیار کر لے۔

غرض قبض اور بسط جہاں دونوں طبعی چیزیں ہیں وہاں ان سے نقصان کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ بیماری بھی قبض کی حالت کے مشابہ ہوتی ہے۔ اور انسان غلطی سے اسے قبض سمجھ لیتا ہے۔ اور اس کے علاج سے غافل ہو جاتا ہے۔ جیسے میں نے اداسی کی مثال دی ہے۔ اداسی کبھی طبعی ہوتی ہے اگر تم زیادہ دیر تک ہنستے رہو تو لازمی طور پر اس کا رد عمل یہ ہوتا ہے۔ کہ اداسی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ طبعی چیز ہے۔ لیکن دوسری طرف ہسٹیریا کا مرض ہے ہسٹیریا اور ضعف اعصاب کا مریض بھی اداس رہتا ہے۔ پس ممکن ہے کہ مریض اس اداسی کو طبعی سمجھ لے اور اگر مریض اسے طبعی سمجھ لے گا۔ اور اس کا علاج نہیں کرے گا۔ تو وہ مرض مستقل ہو جائے گا۔

پس یہ مشابہت بھی نہایت خطرناک چیز ہے۔ اور انسان کو علاج سے غافل کر دیتی ہے۔ مگر انسان ہوشیاری سے کام لے تو وہ نقصان سے بچ جاتا ہے۔ مثلاً قبض ہے انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ صرف قبض ہے۔ تو علاج سے اسے نقصان نہیں پہنچے گا۔ اور اگر بیماری ہے۔ تو علاج کرنے کی وجہ سے وہ اس بیماری سے نجات حاصل کر لے گا۔ اور نقصان سے بچ جائے گا۔ غرض قبض کو دور کرنے اور اس کے علاج کرنے سے اس لئے

غفلت نہیں کرنی چاہیئے

کہ یہ طبعی بھی ہوتی ہے۔ ممکن ہے وہ بیماری ہو اور وہ مزمن ہو کر لا علاج مرض کی صورت اختیار کر جائے۔ مثلاً وہ شخص سچا مومن تھا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ یا رسول اللہ میں تو منافق ہوں میں جب آپ کی مجلس میں بیٹھتا ہوں تو میری حالت اور ہوتی ہے۔ اور جب آپ کی مجلس سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ تو میری حالت اور ہو جاتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہی تو مومن کی علامت ہے۔ تم یونہی اپنے آپ کو منافق سمجھ رہے ہو۔ گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا۔ کہ یہ بیماری نہیں بلکہ طبعی چیز ہے۔ لیکن اس صحابی نے جب اس حالت کو دیکھا۔ تو اسے گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کہ کہیں میری یہ حالت محض قبض نہ ہو۔ بلکہ بیماری ہو۔ اس لئے وہ سب سے بڑے روحانی طبیب یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گیا۔ اور اس نے آپ سے پوچھا۔ کہ میری یہ حالت کہیں بیماری تو نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا یہ قبض کی حالت ہے۔ لیکن اگر وہ قبض کی حالت نہ ہوتی۔ بلکہ روحانی بیماری ہوتی۔ اور وہ اس کے علاج سے غافل رہتا۔ تو ممکن تھا کہ ایک وقت یہی بیماری لا علاج ہو جاتی۔ پس جہاں قبض ایک طبعی چیز ہے وہاں اس سے ہوشیار رہنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور مومنوں کو ہر وقت

چوکس اور ہوشیار

رہنا چاہیئے۔ مثلاً جسم پر ایک معمولی سی پھنسی نکل آتی ہے۔ تو ایک ایسا شخص جو کسی حد تک طب جانتا ہے۔ وہ اسے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ اور آخر کینسر تک اس کا شبہ جا پڑتا ہے۔ اس پر وہ ڈاکٹر کے پاس چلا جاتا ہے۔ اور وہ اسے اصل حقیقت بتا دیتا ہے۔ جس سے اس کی تشفی ہو جاتی ہے لیکن اگر وہ معمولی پھنسی نہ ہو۔ اور وہ علاج سے غافل رہے تو یہی پھنسی بڑھتے بڑھتے ایک لا علاج رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ پس جب بھی ایسا شبہ پیدا ہو۔ تو فوراً علاج کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ مرض

قبض کے مشابہ

ہوتا ہے۔ جو ایک طبعی چیز ہوتی ہے۔ اور انسان اسے طبعی سمجھ کر اس کے علاج سے غافل ہو جاتا ہے۔

ایک احمدی ڈاکٹر نے جو آج کل فوج میں کرنل ہیں۔ مجھے بتایا کہ جب میں کالج میں پڑھتا تھا۔ اس وقت مجھے ذرا سی بھی بیماری کے مشابہ علامات ملتیں تو مجھے وہم سا پڑ جاتا۔ کہ مجھے فلاں مرض ہو گئی ہے میں نے ایک دن اپنے پروفیسر ڈاکٹر سدرلینڈ سے جا کر کہا۔ کہ جب کسی بیماری کے مشابہ کچھ علامات ملتی ہیں تو مجھے اس بیماری کا وہم پڑ جاتا ہے۔ اس پر وہ پروفیسر ہنس پڑا۔ اور اس نے کہا۔ آدھی طب پڑھنے کی وجہ سے ایسا ہی وہم پیدا ہو اکرتا ہے۔ ہم بھی جب پڑھتے تھے۔ تو ہمیں بھی اپنے متعلق اسی قسم کے وہم پیدا ہوا کرتے تھے۔ اور اصل تجربہ اور چیز ہے اور کتابی علم اور چیز ہے۔ مثلاً سل ہے۔ نزلہ سل میں بھی ہوتا ہے۔ اور عام بخار میں بھی ہو جاتا ہے۔ اب جس نے معمولی طب پڑھی ہو۔ وہ نزلہ کا مریض دیکھ کر فوراً کہہ دے گا۔ کہ اسے سل ہو گئی ہے۔ حالانکہ سل کے لئے اور بھی بہت سی علامات ہیں۔ مگر ناتجربہ کاری کی وجہ سے وہ ان میں فرق نہیں کرتا۔ ایک معمولی مشابہت کی وجہ سے سل کا قیاس کر لیتا ہے۔ لیکن بہرحال وہم کا ہو جانا زیادہ اچھا ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ وہ اس سے غافل ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ بعض بچوں کی صحت عموماً ماؤں کے وہم کی وجہ سے ٹھیک رہتی ہے۔ اسے ذرا بھی کوئی تکلیف ہو۔ تو ماں اسے انتہائی سمجھ لیتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کا توجہ سے علاج کرواتی ہے۔ اور بچہ بیماری کے مزمن ہو جانے سے بچ جاتا ہے۔ لیکن بعض مائیں ایسی ہوتی ہیں۔ جنہیں بچے کی بیماری کا اس وقت علم ہوتا ہے۔ جب وہ مزمن شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ غرض ماں کا وہم بھی بچے کی صحت کے لئے بہت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنی ذات میں اس قسم کا وہم کہ شاید یہ کوئی بیماری نہ ہو بہت مفید ہے۔ اس طرح انسان خطرے کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس کے حملہ سے محفوظ کر لیتا ہے

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ایک اور سکول کا اجراء

چک ۹۸ شمالی، سرگودھا

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک اور سکول کا اجراء کیا گیا ہے جو چک ۹۸ شمالی سرگودھا میں واقع ہے۔ یہ سکول پرائمری درجہ تک ہے اور اس میں ۷۰ کے قریب احمدی اور غیر احمدی لڑکے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ دینیات کی ابتدائی تعلیم۔ نماز اور دیگر ارکانِ اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور اسے تمام احمدی اور غیر احمدی احباب کے لئے مفید بنائے۔ ہمارے مدارس کی تعداد ۱۲ تک پہنچ گئی ہے۔

(نائب ناظر تعلیم و تربیت)

کوئی احمدی نوجوان ایسا نہیں ہونا چاہئے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو

(حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر)

۲۹ جولائی ۱۹۴۹ء کو ساڑھے چھ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں سپاسنامہ پیش کرنے کے لئے پارک ہاؤس میں ایک فروٹ پارٹی دی۔ جس میں جماعت کے دوستوں کے علاوہ کئی غیر احمدی معززین نے بھی شرکت کی۔ اکل و شرب کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مرزا محمد عثمان صاحب واقف زندگی نے کی۔ اور نظم محمد بشیر صاحب نے پڑھی۔ مکرم صوبیدار نواب الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضور کی اس سال کوئٹہ میں دوبارہ تشریف آوری کو اپنی خوش قسمتی قرار دیا۔ اور مجلس کی کارگذاری کی مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے حضور سے درخواست کی۔ کہ حضور ممبران مجلس کو اپنی نصائح سے مستفید فرمائیں۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ چند دن سے مجھے نقرس کا درد دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں زیادہ دیر بیٹھ نہیں سکتا۔ مگر تاہم اس تقریب پر کچھ باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی نصیحت جو میں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں مختلف قوموں اور زبانوں کے اختلاط سے ایک زبان پیدا ہوئی۔ جس کا نام اردو ہے۔ اس زبان کی طرف ہندوستان میں بہت کم توجہ رہ گئی ہے۔ اور کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اسے بالکل مٹا دیا جائے۔

پنجاب کا شہری طبقہ اس کا نہایت شائق چلا آتا ہے۔ اور اسی میں ڈاکٹر اقبال وغیرہ جیسے شاعر پیدا ہوتے ہیں۔ جنہوں نے اردو زبان کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ مگر عوام اور غیر تعلیمیافتہ طبقہ ابھی اس سے بہت دور ہے۔ اور انہیں اس میں کلام کرنا بہت دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ مادری زبان کے علاوہ دوسری زبان میں گفتگو کرنا قدرے مشکل ہوتا ہے۔ اور لہجہ میں بہت فرق ہو جاتا ہے۔ تاہم اگر وہ آپس میں اردو زبان میں ہی گفتگو کریں۔ تو اس میں مہارت حاصل کر لینا کوئی مشکل امر نہیں۔ پس سب سے پہلے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اردو زبان کو اپناؤ اور اس زبان کو اتنا رائج کر دو۔ کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے۔ اور تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔ الفاظ اور محاورات کی اصلاح آہستہ آہستہ ہوتی رہے گی۔

دوسری چیز جس کے متعلق میں آپ لوگوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ علم کے بغیر صحیح عمل کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ عمل کے بغیر بھی انسان حقیقی زندگی حاصل نہیں کر سکتا۔ عالم بے عمل کی مثال اس گدھے کی سی ہے۔ جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر علم نہ ہو۔ اور پھر انسان کوئی عمل کرے۔ تو وہ غلط قسم کا ہوگا۔ اور چونکہ تمام علوم کا سرچشمہ قرآن کریم ہے۔ اس لئے احمدی نوجوانوں میں خصوصیت سے کوئی ایسا شخص نہیں ہونا چاہیئے۔ جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو۔ جس طرح ہر شخص وکیل تو نہیں بن سکتا۔ لیکن ملک میں صحیح طور پر امن اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہر شخص رائج الوقت قانون سے ایک حد تک واقف نہ ہو۔ اسی طرح قرآن کریم کی باریکیوں کو بے شک علماء پر چھوڑ دو۔ لیکن معمولی احکام کا جاننا تو ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک تم قرآن مجید کا ترجمہ نہ سیکھ لو۔

صرف نماز اور روزہ ہی قرآنی احکام نہیں۔ بلکہ ان کے علاوہ اور ہزاروں قسم کے احکام سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو قرآن کریم کا ترجمہ جاننا چاہیئے۔ اور اگر تھوڑا سا بھی تعہد کیا جائے۔ تو یہ کوئی مشکل امر نہیں۔

قرآن کریم ایک خط ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو لکھا ہے۔ پھر کیا بندے کے لئے یہ مناسب ہے۔ کہ وہ اس خط کو جیب میں ڈالے پھرے۔ اور پڑھے نہیں۔ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے۔ کہ اسے ماں باپ بہن بھائی۔ بیوی بچوں یا دوسرے عزیزوں کا خط آئے۔ اور وہ اسے جیب میں ڈال چھوڑے۔ پڑھے نہیں۔ اگر تمہیں کسی عزیز کا خط ملتے ہی یہ شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ میں اسکو فوراً پڑھوں۔ تو یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے ہمیں محبت بھی ہو۔ اور پھر وہ خط لکھے۔ اور ہم پڑھیں نہیں۔ اگر تم روزانہ اڑھائی سطروں کا بھی اندازہ رکھ لو۔ اور اس قدر عبارت کا ترجمہ یاد کر لیا کرو۔ تو بڑی آسانی کے ساتھ تم تین سال کے اندر اندر پورے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہو۔ یہ سکیم بچوں میں بھی جاری کرنی چاہیئے۔ چھوٹی عمر میں بچہ بہت جلد علم سیکھ جاتا ہے۔ اگر لجنہ اماء اللہ بھی اس سکیم کو جاری کرے۔ تو پھر مائیں اپنے بچوں کو قرآن کریم باترجمہ پڑھا سکتی ہیں۔ بے شک پانی پلانا اور مسجد کی صفائی کرنا بھی اچھے کام ہیں۔ مگر قرآن کریم میں اور بھی ہزاروں احکام ہیں۔ جب تک تم اس کا ترجمہ نہیں سیکھ لیتے۔ ان احکام کو کس طرح معلوم کر سکتے ہو۔ پس تم قرآن کریم کا ترجمہ سیکھو۔ اور کوشش کرو۔ کہ تم میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ رہے جو اس کا ترجمہ نہ جانتا ہو۔

ولادت

۷ رشعبان مطابق ۲۴ راگست کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ایک بھائی عطا فرمایا ہے۔ مولود اخوند محمد اکبر خاں صاحب کا لڑکا اور خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی کا نواسہ ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ کہ یہ بچہ متقی۔ خادم دین۔ لمبی عمر پانے والا ہو۔ اور سلسلہ اور خاندان کے لئے بابرکت وجود ثابت ہو۔ خاکسار اخوند فیاض احمد

"علمائے زمانہ" کا کارنامہ

تعلیم یافتہ نوجوانوں کو بے دین بنا دیا

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین احمدیہ)

ایک عرصہ تک تو تعلیمیافتہ اصحاب کا یہ طریق رہا ہے۔ کہ جب انہیں پیغام احمدیت سے روشناس کرایا جاتا۔ تو وہ جھٹ کہہ دیتے۔ کہ اگر احمدیت صحیح اسلام کی ترجمانی کا نام ہے۔ تو علمائے زمانہ کیوں اسکی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور کیوں احمدیوں کو کافر کہہ رہے ہیں۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ اس مخالفت کا باعث یہ ہے۔ کہ یہ علماء خود حقیقت اسلام سے دور ہیں۔ اور مذہب کی روح سے ناآشنا ہیں۔ ایک وقت تک ہمارے جواب کو غلط قرار دیا گیا۔ مگر اب اس جواب کی صداقت کو تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اور علماء کو نوجوانوں کے بے دین بنانے کا ذمہ وار گردانا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں لاہور کے ادبی رسالہ "مخزن" کا حسب ذیل اقتباس توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے۔ لکھا ہے:-

"ہمارے مذہبی علماء بے حد قدامت پسند ہیں۔ اور انہوں نے وقت کے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا ہے۔ اجتہاد کے دروازے بند سمجھ لئے ہیں۔ اور مذہب کو ایک ساکن۔ جامد اور غیر متحرک چیز بنا دیا ہے۔ انہوں نے فروعات کو مذہب کا درجہ دے کر اسے نمائشی اور کھوکھلا بنا دیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لکھا پڑھا نوجوان اپنے اس مذہب اور موجودہ تعلیم کے تضاد کو نہ سمجھ سکا۔ اور بدیشی تشریحات کی رو میں بہ گیا۔ اس کے علاوہ علماء سوء نے ہماری سیاسی جدوجہد کے مختلف ادوار میں جس تذبذب ایمان کا ثبوت دیا۔ وہ بھی اہل ذہانت کو مذہب سے بددل کرنے میں کافی مددگار بنا۔ کفر کے فتوے اتنے عام ہو گئے۔ کہ مسلمان نوجوان کو یہ بھی یقین نہ رہا۔ کہ وہ مسلمان بھی ہے یا نہیں۔ یہ تشکک مذہب کے لئے سم قاتل ہے۔" (رسالہ مخزن جولائی ۱۹۴۹ء صفحہ ۱۲)

کیا علماء زمانہ غور فرمائیں گے۔ کہ حدیث نبوی "من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود" کے ظہور میں ابھی کسر باقی ہے۔

جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کے وفود آپ کے پاس آ رہے ہیں

جماعتیں پورا پورا تعاون فرماویں

احباب جماعت یہ سنکر خوش ہوں گے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید اور مقتدر اساتذہ کے چار وفود مختلف حلقہ ہائے جماعت میں دورہ کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اس اہم دورہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ احباب جماعت کو مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کی علمی ترقی سے آگاہ کیا جائے۔ اور طلباء کی تعداد کو جماعت کی وسعت کے مطابق بڑھایا جائے۔ گذشتہ مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر جماعت جس کا ماہوار چندہ ۵۰۰/- روپے یا اس سے اوپر ہے۔ کم از کم ایک طالب علم مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے کے لئے بھیجے۔ اس پر بعض جماعتوں نے اپنے وعدوں کو پورا فرمایا۔ مگر ابھی کثرت سے ایسے احباب موجود ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت بشاشت کے ساتھ مدرسہ احمدیہ کے ایک طالب علم کو پڑھا سکتے ہیں۔ اور اس طرح سلسلہ کا مستقل اور بہترین سرمایہ پیدا کرنے میں اخروی حسنات کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے اساتذہ سے کامل تعاون کرنے کی توفیق دے۔ اساتذہ اور مقامات کے نام جہاں وہ دورہ کریں گے۔ حسب ذیل ہیں:-

(۱) وفد نمبر ۱۔ مولوی ظہور حسین صاحب فاضل اور قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی۔ حلقہ ہائے لائل پور۔ جھنگ۔ منٹگمری۔ خانیوال۔ ملتان۔ لودھراں۔ بہاول پور۔ رحیم یار خاں۔ کوئٹہ۔ حیدرآباد سندھ۔ احمدیہ سٹیٹس سندھ۔ کراچی۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ وغیرہ۔

(۲) وفد نمبر ۲۔ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی۔ حلقہ ہائے سرگودھا۔ خوشاب۔ میانوالی۔ لالہ موسیٰ۔ گجرات۔ وزیر آباد۔ سیالکوٹ وغیرہ۔

(۳) وفد نمبر ۳۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری۔ مولوی ارجمند خاں صاحب۔ حلقہ پشاور۔ مردان۔ چارسدہ۔ کوہاٹ۔ بنوں۔

(۴) وفد نمبر ۴۔ مولوی ابو العطاء صاحب فاضل۔ حلقہ راولپنڈی۔ جہلم۔ گوجر خاں۔ نوشہرہ۔ مری۔

یہ دورے بہت جلد شروع ہونے والے ہیں۔ احباب کرام مطلع رہیں۔

(نائب ناظر تعلیم و تربیت)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار ایک دفتری مقدمہ میں گرفتار ہے۔ جو کہ طول پکڑ گیا ہے۔ اور معاملہ ہائیکورٹ تک پہنچ چکا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس میں باعزت بری فرمائے۔ خاکسار محمد شفیع (۲) میں ایک عرصے سے چند معاشی تکالیف اور ذہنی الجھنوں میں گرفتار ہوں۔ احباب سے التجائے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان مصائب سے نجات دے۔ آمین۔ خاکسار ظفر اللہ خاں از سکھر (۳) عزیزم محمد منور مولوی فاضل واقف زندگی مبلغ مشرقی افریقہ کا لڑکا مبارک احمد بعارضہ اسہال و بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچہ کی بحالی صحت درازی عمر اور نیک اور خادم دین بننے کی دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار غلام احمد

فلسفۂ محبت

خدا تعالیٰ سے محبت کرنیکا آسان اور صحیح طریقہ

(سلسلہ کیلئے دیکھئے الفضل ۶ اگست سنہ ۴۹)

از حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن

(۷)

اس جگہ تقلید کی مذمت میں حضرت خلیفۂ ثانی مصلح موعود کا ایک ارشاد نقل کیا جاتا ہے جو اخبار الفضل مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء کے صفحہ چھ میں درج ہے اور سطر ۱۲ سے شروع ہو جاتا ہے۔ فرمایا:۔

"میں نے بارہا اپنی جماعت کو نصیحت کی ہے کہ وہ ہر ایک عقیدہ کو سوچ سمجھ کر قبول کریں۔ بلکہ بارہا یہ کہا ہے کہ اگر وہ کسی بات کو زید و بکر کے کہنے سے مانتے ہیں۔ تو گو وہ حق پر بھی ہوں تب بھی ان سے سوال ہوگا کہ بلا سوچے انہوں نے ان باتوں پر کیونکر یقین کر لیا؟ ...... کا علم ہو۔ "تاکہ قیامت کے دن اس سے اس سے باز پرس نہ ہو"

تیسری وجہ:۔ اس خیال کے پیدا ہونے کی یہ ہے کہ ان لوگوں نے عشقِ حقیقی کو عشقِ مجازی پر قیاس کر کے تین وجہ سے دھوکہ کھایا۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے غلطی سے مجازی معشوق کے جسم کو ہی معشوق سمجھا اور خیال کیا کہ جبکہ مجازی معشوق سے بلا واسطہ براہ راست وصل ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا وصل بھی براہ راست بلا واسطہ ہونا چاہیئے۔ یعنے مجازی معشوق کے جسم کو معشوق کی ذات سمجھ کر یہ فیصلہ کیا کہ خدا تعالیٰ سے بھی اس کی ذات کے سوا اور کوئی غرض نہیں رکھنی چاہیئے۔ حالانکہ جیسا کہ پیچھے بیان بتایا گیا انسان یعنے اس کی روح اور جسم بالکل دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اور جسم انسان کی ذات نہیں۔ بلکہ انسان کی ذات یعنے اس کی روح ایک نامعلوم الکنہ اور نامعلوم الحقیقت چیز ہے جو انسان کے جسم کے اندر پوشیدہ ہے۔ اور جو صرف اپنی صفات علم و قدرت وغیرہ سے پہچانی جاتی ہے۔ پس جبکہ انہی لوگوں کی قرارداد مندرجہ بالا کے مطابق مجازی عاشق کا مطلوب اور مقصود مجازی معشوق کا جسم ہے اور جسم سے لذت لینا ہی معشوق کا وصل ہے تو حقیقی عاشق کا مطلوب اور مقصود بھی خدا تعالیٰ کا جسم یعنے جسمانی نعمتیں ہونی چاہئیں۔ یاد رہے کہ پیچھے بیں کتاب توضیح مرام کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جہان کو خدا تعالیٰ کے لئے بطور جسم قرار دیا ہے۔ پس دنیا کی جسمانی نعمتوں سے لذت حاصل کرنا باخدا انسان کے لئے یقیناً وصلِ الٰہی ہے۔ آخرت میں بھی وصلِ الٰہی کی یہی صورت ہے۔

دوسری وجہ دھوکہ کھانے کی یہ ہے کہ ان لوگوں نے سمجھا کہ چونکہ مجازی معشوق ایسے عاشق کو پسند کرتا ہے جو بے غرض محبت کرے۔ اس لئے ہمیں بھی خدا تعالیٰ سے بے غرض محبت کرنی چاہیئے حالانکہ جب مجازی عاشق کا مقصود اور مطلوب معشوق کے جسم سے لذت لینا ہے تو وہ بے غرض عاشق کیسے ہوا؟ ان لوگوں نے غرض صرف روپیہ اور مال کو سمجھا۔ بے شک مجازی عاشق معشوق سے روپیہ وغیرہ کچھ نہیں لیتا بلکہ برخلاف اس کے روپیہ اور مال اور اس کی ضرورت کی چیزیں اسے دیتا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ بے غرض عاشق نہیں کیونکہ معشوق کے جسم سے لذت لینے کی خواہش سب سے بڑی غرض ہے۔

تیسری وجہ دھوکہ کھانے کی یہ ہے کہ ان لوگوں نے محبت کو جذبہ سمجھا۔ یعنے یہ سمجھا کہ جس طرح بھوک اور پیاس اور شہوت خود بخود بلا ارادہ اور بغیر کسی غرض کو مقصد بنائے پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح کسی خاص عورت سے یا خدا تعالیٰ سے محبت بھی بلا ارادہ اور بغیر کسی غرض کو مقصود بنائے پیدا ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط خیال ہے۔ محبت ہرگز جذبہ نہیں ہے بلکہ یہ ارادتاً کی جاتی ہے ہوتی نہیں۔ چنانچہ جب کوئی مرد کسی حسین عورت کو دیکھتا ہے تو اس کے جسم سے لذت لینے کا ارادہ کرتا ہے اور ہر ایک تدبیر جو اس عورت سے شادی کرنے کی ہو سکے کرتا ہے۔ اس کا نام محبت یا طلب یا خواہش ہے۔ اس بات کا ثبوت کہ یہ محبت جذبہ نہیں اور بھوک پیاس اور شہوت کی طرح خود بخود پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ ارادہ کے ماتحت پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ اگر اس عاشق اور طالب مُرید کو معلوم ہو جائے کہ یہ عورت شادی شدہ ہے یا آتشک زدہ ہے تو اس عورت کے وصل کی خواہش اور اس کے ساتھ شادی کرنے کے ارادے کو ترک کر دیتا ہے اور بجائے خواہش اور محبت اور طلب کے اس عورت سے نفرت کرتا ہے۔ لیکن بھوک اور پیاس اور شہوت کے جذبہ کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ جب تک روٹی یا پانی یا عورت نہ ملے۔ یہ جذبات بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ عورت کے جسم سے لذت لینے کی خواہش شہوت کے جذبہ کے ماتحت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن کسی خاص عورت سے اس جذبہ کو پورا کرنے کی خواہش ....

....

.... جذبہ نہیں کہلا سکتی بلکہ اس کا نام محبت یا طلب ہے جو خود بخود پیدا نہیں ہوتی بلکہ ارادہ کے ماتحت پیدا ہوتی ہے۔ اور ترک بھی کی جا سکتی ہے۔ لیکن شہوت کو ترک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ جذبہ ہے۔ غرض جذبہ اور محبت ایک چیز نہیں بلکہ ان دونوں میں فرق ہے۔ ان لوگوں سے یہی غلطی ہوئی کہ انہوں نے جذبہ کو محبت اور محبت کو جذبہ سمجھ لیا۔

غرض جب تحقیقات مندرجہ بالا سے ثابت ہو گیا کہ کسی خاص عورت کے وصل کی خواہش جذبہ نہیں۔ کیونکہ خود بخود اور بے اختیار اور بے غرض دل میں پیدا نہیں ہوتی بلکہ ارادہ کے ماتحت پیدا ہوتی ہے۔ اور انسان اسے اپنے ارادہ سے دُور بھی کر سکتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ خواہش جذبہ نہیں بلکہ محبت ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ محبت بے غرض نہیں ہوا کرتی بلکہ غرض کے ماتحت اور اختیاری ہوتی ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کا حکم دیا گیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ایک خاص ہستی ہے۔ اگر محبتِ الٰہی بھوک اور پیاس کی طرح خود بخود پیدا ہونے والی چیز ہوتی اور اس پر انسان کا اختیار نہ ہوتا تو پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنے کے حکم دینے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ خود بخود دل میں موجود ہوتی۔ مگر محبت الٰہی دل میں خود بخود موجود نہیں ہوتی۔ بلکہ معرفتِ صفاتِ الٰہی کے بعد اور حسنِ الٰہی کو دیکھ کر پیدا ہوتی ہے ورنہ دنیا میں نہ کوئی دہریہ اور لامذہب ہوتا اور نہ کوئی غیر مسلم ہوتا۔ (باقی)

ربوہ میں روزانہ قرآن کریم کا درس شروع کر دیا گیا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں رمضان المبارک کے اختتام کے بعد سے قرآن کریم کا روزانہ درس شروع کر دیا گیا تھا۔ یہ درس مکرم محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس دیتے ہیں اور رکوع یا نصف رکوع تک بعد ترجمہ و تفسیر یہ دور مکمل ہو رہا ہے۔

قادیان کے قدیم رہنے والے احباب جانتے ہیں کہ وہاں مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ عصر کی نماز کے بعد قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے یہ خدا تعالیٰ کے شکر کا مقام ہے کہ اس نے یہاں بھی اپنا کلام پاک سننے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ نائب ناظر تعلیم و تربیت

امتحان کتاب کشتی نوح

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اعلان

جملہ قائدین و زعما صاحبان مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے زیر اہتمام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح کا امتحان ۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء اتوار کو ہوگا۔ تمام مجالس کے عہدہ داران کا فرض ہے کہ خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ اور امتحان دینے والوں کے ناموں کی فہرست ۲۰ اگست تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نزد چنیوٹ ضلع جھنگ میں بھجوا دیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اموال بڑھانے کا قرآنی نسخہ

اموال بڑھانے کے قرآن مجید نے تین طریق بتلائے ہیں (۱) قرآن پاک کا کثرت مطالعہ (۲) نماز کی باجماعت ادائیگی (۳) رزق میں سے خرچ کرنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ ۔ لِیُوَفِّیَھُمْ اُجُوْرَھُمْ وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ۔ اِنَّہٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ" (فاطر رکوع ۴)

اسی طرح دوسری آیت میں تیسرے امر کی طرف ایک دوسرے انداز میں تشریح کی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا "وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ" (روم ع ۱)

پس اگر مسلمان قرآن پاک کا بکثرت مطالعہ کرتے۔ نمازوں میں التزام کرتے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے اموال میں سے بالخصوص زکوٰۃ ادا کرتے تو آج مسلمانوں کی یہ ناگفتہ بہ حالت نہ ہوتی۔ اور اقتصادی طور پر ان کا مقام دنیا کی سرمایہ دار اقوام کے مقابل پر بہت ہی بلند ہو جاتا ہے۔

ہماری جماعت کو اس قیمتی نسخہ کو کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔

نظارت بیت المال ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۵۹۳: میں میاں بشیر محمد ولد میاں نور الدین صاحب مرحوم عمر ۵۵ سال ساکن دھیرو وال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۹-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد اس وقت چالیس ۴۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری کوئی جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ اپنی ماہوار آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ العبد: نشان انگوٹھا۔ میاں بشیر محمد ولد میاں نور الدین مرحوم۔ گواہ شد: عبد العزیز واقف زندگی مدرسہ احمدیہ تحریک جدید سیکرٹری مال جماعتہائے احمدیہ حلقہ امارت ڈسکہ۔ گواہ شد: میاں مہر دین برادر موصی سکونت بھنگو ال ضلع گوجرانوالہ حال دھیروال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

وصیت نمبر ۱۱۶۰۷: میں غلام فاطمہ زوجہ غلام رسول صاحب عمر ۳۰ سال ساکن چک ۱۰۰ ج ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۹-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ دو صد روپیہ مہر کا جو میرے خاوند محترم غلام رسول صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو گا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ: غلام فاطمہ موصیہ نشان انگوٹھا۔ زوجہ غلام رسول صاحب۔ گواہ شد: شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا۔ گواہ شد: غلام رسول خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: چراغ دین ٹیچر سیکرٹری تعلیم و تربیت مدرس چک ۱۰۰ ج ڈاکخانہ خاص جنوبی تحصیل ضلع سرگودھا

وصیت نمبر ۱۱۶۰۸: میں سکینہ بی بی زوجہ کرامت اللہ صاحب عمر ۳۰ سال ساکن چک ۱۰۰ ج ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۹-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ ۵/- دین مہر جو میرے شوہر محترم کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو گا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

الامتہ: نشان انگوٹھا سکینہ بی بی زوجہ کرامت اللہ سکنہ چک ۱۰۰ ج ڈاکخانہ خاص گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا گواہ شد: چراغ دین ٹیچر سیکرٹری تعلیم و تربیت چک ۱۰۰ ج گواہ شد: نشان انگوٹھا محمد بی بی بیوہ اللہ دتہ مرحوم پریزیڈنٹ لجنہ اماء اللہ چک ۱۰۰ ج ضلع سرگودھا۔

وصیت نمبر ۱۱۶۰۹: میں شریفاں بی بی زوجہ چوہدری خورشید احمد صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱۰-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی قیمتی اندازاً ۲۵۰/- روپیہ ہے جس کی مجموعی میزان ۵۰۰/- روپیہ بنتی ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو گا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

الامتہ: شریفاں بی بی زوجہ خورشید احمد صاحب چک ۵۹۱ گ ب ڈاکخانہ چک ۵۹۱ گ ب تحصیل ٹوبہ ضلع لائلپور گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ گواہ شد: خورشید احمد بقلم خود خاوند موصیہ چک ۵۹۱ گ ب گواہ شد: جلال الدین امیر جماعت احمدیہ چک ۳۷ ج ب

وصیت نمبر ۱۱۶۱۰: میں خورشید احمد ولد ... صاحب عمر ۳۰ سال چک ۵۹۱ گ ب ڈاکخانہ چک ۵۹۱ گنگاپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۱۰-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والدین خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ اس لئے اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں البتہ ان کی زمین کی نگہداشت اور کاشت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ اندازاً مجھے دو صد روپیہ سالانہ کا غلہ مل جایا کرتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد یا سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو گا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: خورشید احمد موصی گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا۔ گواہ شد: جلال الدین امیر جماعت احمدیہ چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا۔

وصیت نمبر ۱۱۶۱۴: میں محمد بی بی زوجہ عمر الدین صاحب عمر ۵۰ سال ساکن چک ۳۷ جنوبی ڈاکخانہ خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۱۰-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں صرف خاوند محترم کے ذمہ میرا حق مہر مبلغ ۱۰۰/- ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو گا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

الامتہ: نشان انگوٹھا محمد بی بی موصیہ بقلم ... گواہ شد: نشان انگوٹھا خاوند موصیہ۔

بقیہ وصایا موصی ۲۷۹۷

وصیت نمبر ۱۱۶۲۵: میں برکت اللہ ولد عنایت اللہ صاحب عمر ۲۰ سال ساکن قادیان حال لاہور ملحقہ پٹیالہ ہاؤس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۱-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت الاؤنس وغیرہ شامل کر کے چھتیس ۳۶ روپیہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دفتر میں کرتا رہوں گا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوئی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد: برکت اللہ مددگار کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری مال رتن باغ لاہور گواہ شد: فتح دین کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری گواہ شد: ملک منظور احمد صاحب ورکشاپ شاہ نواز لمیٹڈ،

مشرقِ وسطی کے برطانوی نمائندوں کی کانفرنس

(اعلان کا مکمل متن شائع ہو گیا!)

لنڈن ۷؍ اگست۔ مشرق وسطی کے برطانوی نمائندوں کی جو کانفرنس حال ہی میں یہاں منعقد ہوئی تھی اس کے اختتام پر جو اعلان شائع کیا گیا۔ اس کا پورا متن حسب ذیل ہے وزیر امور خارجہ کی دعوت پر مشرق وسطی کے اکثر ممالک میں مقیم برطانوی نمائندے پچھلے ہفتے دفتر خارجہ میں جمع ہوئے۔ مقصد یہ تھا۔ کہ ۱۹۴۵ء میں اس قسم کی جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کے بعد پیدا ہونے والے نئے حالات کی روشنی میں یہ نمائندے وزیر خارجہ اور ان کے مشیروں کے ساتھ اس علاقے میں برطانوی پالیسی کا جائزہ لیں۔ بحث کا آغاز جمعرات ۲۱ جولائی کو خود وزیر خارجہ نے کیا۔ وزیر دفاع اور وزیر ریاست نے دوسرے اجلاسوں کی صدارت کی۔ فوجی چیف آف سٹاف نے سلامتی کے مسائل پر بحث میں امداد کی غرض سے شرکت کی۔

خزانہ کے نمائندوں اور دوسرے متعلقہ محکموں کے نمائندوں نے معاشی اور سماجی ترقی کے سلسلے میں مشرق وسطی کے ممالک کی الجھنوں کے مالی پہلوؤں کی جانچ پڑتال میں حصہ لیا۔ بالخصوص ان وسیع اور پیچیدہ مسائل کا جائزہ لیا گیا۔ جو عرب مہاجرین کی امداد اور آبادکاری کے سلسلے میں پیدا ہوئے۔ عالمگیر حالات کی روشنی میں مشرق وسطی کی پوزیشن پر تبصرہ کیا گیا اور عام طور پر تسلیم کیا گیا کہ مشرق وسطی کے ممالک میں ایسے حالات پیدا کرنا ضروری ہیں جن سے مختلف قوموں میں مسرت اور خوشحالی کا دور دورہ ہو سکے۔ اس بحث کا مقصد محدود تھا۔ جب وزیر خارجہ نے کانفرنس بلائی تو پالیسی میں کسی بڑی تبدیلی کا خیال بھی نہیں تھا۔ مقصد صرف یہ تھا کہ معلومات اور خیالات کے بارے میں ایک مکمل اور آزاد تبادلے کی اجازت دی جائے اور یہ مقصد پورا ہو گیا۔

ملک معظم کے نمائندوں کے تأثرات کی روشنی میں ساری پوزیشن کا احتیاط سے جائزہ لیا گیا۔ اور جن خیالات کا اظہار ہوا اور جو سفارشات کی گئیں۔ انہیں وزیر خارجہ کے غور کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔ اس پر عام اتفاق رائے موجود تھا کہ تبادلہ خیالات کے ایسے مواقع وقتاً فوقتاً مہیا ہونے چاہئیں۔

بارش کے باعث کوئٹہ کے انگوروں کے باغات کو نقصان

کوئٹہ ۷؍ اگست۔ سابقہ دو روز میں بارش اور آندھی کے باعث کوئٹہ اور مضافات کے انگوروں کے باغوں کو نقصان پہنچا ہے۔

بلوچستان کے بہت سے مقامات سے آندھی اور شدید بارش کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ہرنائی سے آمدہ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ بہت سے مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں اور بہت سے درخت اکھڑ کر گر پڑے۔ (داستار)

کینسر کے علاج کا نیا طریقہ

نیویارک ۷؍ اگست۔ اوہیو اسٹیٹ یونیورسٹی سے اطلاع ملی ہے کہ ریڈیو ایکٹو کوبلٹ کے ذریعہ کینسر کے علاج میں کافی کامیابی ہوئی ہے۔ یہاں ایک سال میں پچیس عورتیں جن کو پہلے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا تھا ٹھیک ہو گئیں۔

"کوبلٹ ۶۰" جیسا کہ یہ کہلاتا ہے۔ ایٹمی طاقت کی تحقیقات کی نئی پیداوار ہے اور اسکو ریڈیم پر اس لئے فوقیت ہے کہ یہ لامحدود مقدار میں پیدا کی جا سکتی ہے اس کو استعمال کرنا بھی سہل ہے۔ (داستار)

قاضی عیسی کا پہلا سرکاری دورہ

کوئٹہ ۷؍ اگست۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ کے دو نو مشیر ۸؍ اگست کو زیارت سے پانچ روزہ سرکاری دورے پر روانہ ہونگے۔ دونو مشیر سنجاوی، لورالائی، میر فاکنری، فورٹ سنڈیمان۔ قلعہ سیف اللہ۔ ہندو باغ اور کان مہترزئی کا دورہ کریں گے۔

ان تمام مقامات پر مشیر اسکولوں، ہسپتالوں اور زراعتی فارموں کا معائنہ کریں گے۔ عام جلسوں میں تقریریں کریں گے۔ اور عوامی نمائندوں سے ملاقات کریں گے۔ (داستار)

بلوچستان میں عام انتخابات کے احکام

کوئٹہ ۷؍ اگست۔ یہاں کے ہفتہ وار اخبار پاسباں کا کہنا ہے کہ بلوچستان کی حکومت کو مرکزی حکومت سے احکام موصول ہوئے ہیں کہ وہ بلوچستان کی مشاورتی کونسل کے ممبران کے انتخاب کیلئے عام انتخاب کرائے۔ اور اے جی جی عنقریب انتخابات کئے جانے کے متعلق اعلان کر دیں گے۔

اخبار مذکور نے مزید بتایا۔ عنقریب الیکشن آفس قائم کر دیا جائے گا۔ یہ دفتر ووٹروں کی فہرست تیار کرے گا۔ انتخابات میں ہر بالغ کو ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ اخبار کا لکھنا ہے کہ بلوچستان کی مشاورتی کونسل کے اراکین کی تعداد ۱۵ سے بڑھا کر ۲۵ کر دی جائے گی۔ اور چار تنخواہ دار مشیر ہوں گے۔ (داستار)

کوئٹہ میں خفیف سا زلزلہ

کوئٹہ ۷؍ اگست۔ پنجم اگست کی شام کو یہاں زلزلے کا ایک خفیف جھٹکا محسوس کیا گیا۔ کسی قسم کا جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔ (داستار)

روس ۱۹۵۲ء سے قبل جارحانہ اقدام نہیں اٹھائیگا

سہ سالہ خوراک جمع کرنے کی مہم پر زور دیگا

استنبول ۷؍ اگست۔ جو روسی مہاجرین ترکی میں موجود ہیں انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ روس ۱۹۵۲ء سے قبل کوئی خطرناک جارحانہ قدم نہیں اٹھائے گا۔ بلکہ اس سال سے قبل اندرونی ترقی کے ایک پلان کو مکمل کرے گا۔ جس پر آجکل روس پوری طرح توجہ مبذول کئے ہوئے ہے۔

پہلا پلان جو ۱۹۵۲ء تک مکمل ہونا تھا اس کو نہ تو اچھی طرح تیار کیا گیا تھا اور نہ ہی اس پر اچھی طرح سے عملدرآمد کیا گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ روس کی خوراک کی حالت بدتر ہوتی چلی گئی۔ روس کے اقتصادی ماہر وزنسکی کو اس پلان کی ناکامی کے باعث پولیٹ بیورو کے عہدے سے علیحدہ ہونا پڑا۔ وزنسکی ہی صرف ایسے اقتصادی ماہر تھے جن کا مقابلہ شہرت یافتہ ورگاس سے تھا۔

پہلی مرتبہ روسی حکام کو مجبوراً ایک تین سالہ ضمنی پلان تیار کرنا پڑا۔ اس پلان کا مقصد صرف ملک کی خوراک میں اضافہ کرنا ہے۔ لیکن یہ بات معنی خیز ہے کہ ریڈیو ماسکو اور روسی اخبارات اس پلان کے متعلق خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اس پلان کے متعلق اطلاعات صرف ٹیکنیکل اور اقتصادی رسالوں میں ملتی ہیں جن کو عوام نہیں پڑھتے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جرمنی کے ہاتھوں ابتدائی شکست کی وجہ سے روس میں خوراک کے ذخیروں کی کمی تھی۔ آئندہ جنگ کی صورت میں روس کے موجودہ لیڈران اس قسم کے حالات سے بچنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہ بات ناممکن نظر آتی ہے کہ جمہوری ممالک میں سے روس کے لئے کوئی ملک خوراک مہیا کر سکے گا۔ جو غالباً تمام کے تمام اس کے خلاف ہوں گے۔ جو اطلاع ملی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آجکل روس کی دوکانوں میں ڈبوں میں بند کی ہوئی خوراک نہیں ملتی۔ بلکہ ان کو خاص طور پر احتیاط کے ساتھ خفیہ فوجی ذخیروں میں رکھا جا رہا ہے۔ ضمنی پروگرام کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ایٹم بم بنانے کے طریقے معلوم کئے جائیں۔ ابھی تک روس کے سائنس دانوں کو ان طریقوں کا علم نہیں ہے۔ بیرونی دنیا میں روس کی کوشش یہ ہوگی کہ اس دوران میں جمہوری کیمپ میں افتراق پیدا کیا جائے۔ اور آزاد ممالک میں کمیونسٹ پانچویں کالم کو زیادہ مضبوط بنایا جائے۔

اس تین سالہ پروگرام پر عملدرآمد کرنے میں روسی حکام کو کھلم کھلا کسانوں کے خلاف مہم کرنی پڑی ہے۔ کسان ہمیشہ کی طرح بہت ہی کم اشیاء پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ اپنی ضروریات کے لئے کچھ خوراک مخفی رکھیں لیکن انہیں کھانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جو کسان خوراک کو چھپاتے ہیں یا مقررہ مقدار حکومت کو نہیں دیتے ان پر بہت جرمانے کئے جاتے ہیں۔ (داستار)

حکومت سندھ کی آبادکاری کی مساعی

کراچی ۷؍ اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت سندھ اب طبی امداد پہنچانے کے لئے صوبے میں ہومیوپیتھک ڈاکٹروں اور حکیموں کو ملازم رکھیگی جو ہومیوپیتھ ڈاکٹر دیہاتوں میں آباد ہونا چاہیں گے انکو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت کے علاوہ ۵۰۰ روپے سالانہ بطور امداد دئیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ انہیں مکان وغیرہ کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ حکومت سندھ کا یہ اقدام مہاجرین کی آبادکاری کا ایک حصہ ہے۔ (داستار)

ڈان ٹرسٹ کا مقدمہ سندھ چیف کورٹ میں منتقل کر دیا گیا!

کراچی ۷؍ اگست۔ کل جائنٹ اسٹاک کمپنی کے رجسٹرار اے ایچ جاگلہ نے حکم دیا کہ ڈان ٹرسٹ کے مقدمے کو سندھ چیف کورٹ میں منتقل کر دیا جائے۔ رجسٹرار نے مقدمہ کی سماعت رسمی طور پر کی جو صرف پانچ منٹ تک جاری رہی

ڈان ٹرسٹ کی طرف سے مسٹر محی الدین پیش ہوئے اور مسٹر اختر عادل پاکستان ہیرلڈ کی طرف سے پیش ہوئے۔

مسٹر اختر عادل نے اس بات پر زور دیا کہ سول رنبہ ملتفیٰ گزٹ کی ۲۸؍ مئی کی ایک کاپی مدعیان عدالت میں پیش کریں۔ اخبار مذکور کی اس اشاعت میں موجودہ مقدمہ کے متعلق ایک اطلاع شائع ہوئی تھی۔ رجسٹرار نے اس کو منظور کر لیا۔ اور حکم دیا کہ اخبار مذکور کی ایک کاپی عدالت میں پیش کی جائے۔ مقدمے کے متعلق کاغذات کے معائنے اور دیگر امور کی تکمیل کے بعد رجسٹرار نے اپنا فیصلہ دیا اور سفارش کی کہ مقدمہ فہرست میں نمبر اول پر رکھا جائے۔ اور ۱۱؍ اگست کو ۱۲ بجے مقدمے کی سماعت ہو (داستار)

پاکستان مسلم لیگ مجلس عاملہ کا اجلاس

کراچی ۷؍ اگست۔ امید کی جاتی ہے کہ پاکستان مسلم لیگ مجلس عاملہ کا اجلاس یہاں ۲۸؍ اگست بروز اتوار منعقد ہوگا۔ زرعی اصلاحات کی کمیٹی کی رپورٹ اور پاکستان کی ریاستوں میں لیگ کی تنظیم کی نگران کمیٹی کی رپورٹ اور دیگر مسائل پر مجلس عاملہ کے اجلاس میں غور کیا جائے گا۔ (داستار)